120

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؛ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

شرح چندہ

سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
ماہوار ۲½ ”

فی پرچہ ۱؎

یوم سہ شنبہ

۳ ذیقعدہ سنہ ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹/۵	۷ اگست ۱۹۵۱ء، ۷ ظہور ۱۳۳۰ ہش	نمبر ۱۸۲

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

"اس کا کلام حقائق و معارف سے بھرا ہوا ہوتا ہے اور اس کا ہر ایک بیان سراسر موتیوں کی لڑی ہوتا ہے۔ حکمت کے کمال اور دین کی تکمیل کے رو سے تمام اولین و آخرین اس کے قدم کے نیچے ہیں۔ اس کے انتہائی جمال اور کمال حسن کی وجہ سے تمام حسین اس کے پاؤں کے نیچے کی مٹی کی طرح ہیں۔ اس کا منبع منور ہو کر دنیا کی طرح ہو جاتا ہے۔ اس کا نور نزدیک والوں اور دور والوں کو سب کو روشن کرتا ہے۔

(ترجمہ از براہین احمدیہ)

پنڈت نہرو کا دعویٰ غلط ہے

کراچی ۶ اگست۔ آج کراچی کے ذمہ دار حلقوں نے پنڈت نہرو کے اس دعوے کی تردید کی ہے کہ ہندوستان کی فوجیں پاکستان کی سرحدوں سے ۲۰ میل کے فاصلہ پر ہیں۔ حالانکہ اس کی کئی پوزیشن دس میل سے بھی قریب ہیں اور سندھ کی سرحد پر فوجوں کی تعداد میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔

— کراچی۔ جمعیۃ العلماء کے صدر مولانا عبدالحامد بدایونی نے اپیل کی ہے کہ جمعہ کو پاکستان کے دفاع کے لئے دعائیں کی جائیں۔

راجن بابو کا اظہار افسوس

نئی دہلی ۶ اگست۔ ہندوستانی جمہوریہ کے صدر نے آج پارلیمنٹ کے چوتھے اجلاس کی افتتاحی تقریر میں اس امر پر اظہار افسوس کیا کہ ہندوستان و پاکستان میں کشیدگی برابر بڑھ رہی ہے۔ اور ابھی بہت سے بڑے بڑے مسائل حل نہیں ہوئے۔ آپ نے آخر میں اس امید کا اظہار کیا کہ تمام مسائل زیادہ مناسب طریق سے حل ہو جائیں گے۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۶ اگست (ڈاک) حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق حسب ذیل اطلاع موصول ہوئی ہے۔

کل دائیں پیر کے انگوٹھے اور ساتھ کی انگلیوں میں درد شروع ہو گئی تھی لیکن آج کم ہے۔ پوری طرح آرام نہیں آیا۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

عازمین حج کو پلیگ کا ٹیکہ لگائیے

کراچی ۶ اگست۔ مرکزی حکومت نے صوبوں کی حکومتوں کو ہدایت کی ہے کہ عازمین حج کو پلیگ کا ٹیکہ لگانے کا سرکاری طور پر انتظام کیا جائے۔ حاجی کیمپ میں بھی اس قسم کے انتظامات کر دیئے گئے ہیں۔

ہندوستان کشمیر کے بہترین حصہ پر قابض ہے اور اب اپنی پوزیشن مستحکم کرنے کیلئے وہاں نام نہاد اسمبلی قائم کر رہا ہے

(اسٹنڈے ٹائمز)

لنڈن ۶ اگست۔ لنڈن کے جریدہ آبزرور نے ہندوستان و پاکستان کی موجودہ کشیدگی پر لکھا ہے کہ اس وقت دونوں ملکوں کی جو حالت ہے۔ اس سے کسی وقت بھی جنگ کی آگ کے شعلے بھڑک اٹھنے کا خطرہ ہے۔ گو یہ واقعہ ہے کہ نہ پنڈت نہرو اور نہ خان لیاقت علی ہی جنگ چاہتے ہیں۔ لیکن اس وقت فوجوں کے آمنے سامنے کی کیفیت سخت اشتعال انگیز ہے۔ اخبار آبزرور نے آگے چل کر لکھا ہے کہ اس وقت پاکستان میں سب سے زیادہ اشتعال پنڈت نہرو کے کشمیر کو ہندوستان کا علاقہ کہنے سے پھیلا ہوا ہے۔ جسے سلامتی کونسل نے کبھی منظور نہیں کیا۔ ورنہ غیر جانبدارانہ رائے شماری کی ضرورت ہی کیا تھی۔ — اسی طرح اخبار سنڈے ٹائمز نے دونوں ملکوں میں کشیدگی پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ہندوستان اس وقت کشمیر کے بہترین حصہ پر قابض ہے۔ اور اب اپنی اس پوزیشن کو اور بھی مضبوط کرنے کے لئے وہ مجلس دستور ساز قائم کر رہا ہے۔ اسے اب تک پاکستان سے ولت مشترکہ اور اقوام متحدہ کی صلح جویانہ تجاویز کو ٹھکرانے میں بھی کامیابی ہوئی ہے۔ دوسری طرف پاکستان کشمیر کو قانونی اور جغرافیائی لحاظ سے اپنا حق جانتا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ استصواب اس کے اس حق کی تصدیق کرے گا۔ ۴۴

نمائندہ کشمیر کی بات چیت کا دوسرا دور

کراچی ۶ اگست آج اقوام متحدہ کے نمائندہ کشمیر ڈاکٹر گراہم کی مسئلہ کشمیر کے متعلق بات چیت کا دوسرا دور شروع ہو گا۔ جب ان کے پرنسپل سیکرٹری مسٹر سمتھ نے پاکستان کے سیکرٹری جنرل مسٹر محمد علی سے بات چیت کی مسٹر گراہم بھی آج وزیر خارجہ اور وزیر امور کشمیر سے ملنے والے تھے۔ لیکن یہ ملاقات کل پر ملتوی ہو گئی کیونکہ ان کے نزدیک مسٹر محمد علی اور مسٹر سمتھ کی گفتگو کا حاصل غور کے لئے زیادہ وقت لے گا۔

۴۴ سنڈے ٹائمز نے آگے چل کر لکھا ہے کہ خان لیاقت علی خان ایک پختہ کار مدبر ہیں۔ اور امید ہے کہ وہ جنگ نہیں ہونے دیں گے۔ لیکن کشمیر کے بارے میں اور ہندوستانی فوجوں کے اجتماع سے پاکستانیوں میں سخت اشتعال پھیل رہا ہے۔ جس کا دباؤ مسٹر لیاقت علی خاں پر بھی پڑ رہا ہے۔

قبائلی طلباء کے لئے سو وظیفے

کراچی ۶ اگست۔ قبائلی باشندوں کو تعلیمی اور معاشی لحاظ سے دوسرے پاکستانیوں کے معیار پر لانے کی پالیسی پر عمل کرتے ہوئے پاکستان نے قبائلی طلباء کے لئے سو وظیفے منظور کئے ہیں۔ ۲۰ وظیفے سو روپے ماہانہ کے حساب سے بورڈنگ میں رہنے والے طلباء کو دیئے جائیں گے۔ پانچ وظیفے ۷۵-۷۵ روپے کے میٹرک کے بعد سائنس کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے والوں کے لئے ۲۰ وظیفے ۷۵، ۷۵ روپے بی ٹی کی تربیت حاصل کرنے والے اساتذہ کے لئے ۱۰ وظیفے ۱۵، ۱۵ روپے کے فنی تعلیم حاصل کرنے والوں کے لئے اور ۵ وظیفے ۱۲۰ روپے ماہوار کے اعلیٰ فنی تعلیم حاصل کرنے والوں کے لئے ہوں گے۔

-- حیدرآباد دکن۔ ۶ اگست۔ آج حیدرآباد ہائی کورٹ نے سید قاسم رضوی کو سپریم کورٹ میں اپیل کرنے کی اجازت دیدی ہے۔

الفضل کا آزادی نمبر

جشن آزادی کی تقریب پر الفضل کا خاص نمبر شائع ہو رہا ہے۔ مشتہرین حضرات فوری توجہ فرمائیں۔ اور اپنے اشتہارات کے لئے جگہ ریزرو کروالیں۔

الفضل کا حلقہ اشاعت بہت وسیع ہے اور پاکستان کے علاوہ دنیا بھر میں شوق عقیدت سے پڑھا جانے والا واحد اخبار ہے۔ اس میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

منیجر اشتہارات

تین مجاہدین سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اعلائے کلمۃ الحق کے لئے شام و لبنان کو روانگی

ربوہ ۶ اگست۔ وکیل التبشیر (تحریک جدید ربوہ) نے حسب ذیل اطلاع بذریعہ تار ارسال کی ہے۔

مولوی نور احمد صاحب منیر اور مولوی غلام احمد صاحب بشر معہ اہل و عیال آج ربوہ سے کراچی کے لئے چناب ایکسپریس کے ذریعہ روانہ ہو گئے سٹیشن پر اہل ربوہ نے کثیر تعداد میں جمع ہو کر نعروں اور رقت آمیز دعاؤں سے اپنے مجاہد بھائیوں کو الوداع کیا۔ احباب ان کے لئے اپنی اپنی منزل پر بخیریت و عافیت پہنچنے کے لئے دعا فرمائیں — کل ان دونوں مجاہدین کو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے علالت طبع کے باوجود دیر تک شرف ملاقات بخشا۔ اور ہدایات و نصائح سے نوازا — مولوی غلام احمد صاحب مبشر حلب (شام) میں نئے مشن کا اجرا کریں گے۔ اور مولوی نور احمد صاحب منیر بیروت (لبنان) تشریف لے جائیں گے۔ ان کے ہمراہ الشیخ مبارک احمد صاحب سابق اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری ہوں گے۔ جو ملک شام اور انگلستان میں اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے جا رہے ہیں — کل شام ان تینوں حضرات کے اعزاز میں ایک پارٹی دی گئی۔ اس تقریب کی صدارت حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے فرمائی۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر نمبر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

اعلان ضروری برائے توجہ جماعتہائے احمدیہ پاکستان

الفضل مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۵۱ء میں امور خارجہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے وزیر اعظم خان لیاقت علی خانصاحب کو بذریعہ تار اس امر کا یقین دلایا ہے کہ پاکستان کے احمدی مادر وطن کے دفاع اور اس کی حفاظت کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہیں کریں گے اور ہر حال میں اپنی حکومت سے کامل تعاون کریں گے۔ اس اعلان کی تعمیل میں ضروری ہے کہ اگر جنگ شروع ہو تو پاکستان میں جتنے بھی احمدی نوجوان فوجی کام کے اہل ہوں وہ زیادہ سے زیادہ بھرتی ہو کر اپنے ملک کی خدمت ادا کریں جو احباب ملک کی نیشنل گارڈ اور اے۔ آر۔ پی تنظیم میں شامل ہو سکیں وہ اس میں شریک ہوں۔ اور جو لوگ حکومت کو سامان جنگ مہیا کرنے میں مدد دے سکتے ہوں وہ پوری تندہی اور مستعدی سے اس فرض کو ادا کریں۔ نیز اپنے علاوہ دیگر لوگوں کو بھی اس امر کے لئے ترغیب دیں اور ان کی حوصلہ افزائی کریں اور ان کے حوصلے بلند کرنے میں پوری توجہ اور کوشش سے کام لیں۔ نیز یہ بھی یاد رکھیں کہ آجکل کی لڑائیوں میں صرف باقاعدہ فوجیں ہی نہیں لڑتیں بلکہ ملک کی آبادی کے سب مرد و زن شامل ہوتے ہیں اور جب تک سب مل کر کام نہ کریں کامیابی مشکل ہوتی ہے اور خطرہ سب کے لئے یکساں ہوتا ہے۔

احباب سے استدعا ہے کہ وہ باقاعدہ اجلاس کر کے ان مقاصد کی تعمیل کیلئے جو بھی کارروائی کریں۔ اس کی اطلاع حکومت کے ذمہ دار مقامی اور صوبائی اور مرکزی حکومتوں کو بھی مطلع کریں اور صیغہ ہذا کو بھی باقاعدہ باخبر کرتے رہیں اور بذریعہ اخبارات بھی اس کا اعلان کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہو اور موجودہ نازک ایام میں اپنے فرائض کو پوری تن دہی سے ادا کرنے کی توفیق دے۔ آمین

ناظر امور خارجہ سلسلہ احمدیہ

مکرم مولوی عبدالرحمن صاحب انور کی خدمات کا اعتراف

مکرم مولوی عبدالرحمن صاحب انور سابق وکیل الدیوان تحریک جدید کی خدمات کی اب تحریک جدید کو کام کی مخصوص نوعیت کی وجہ سے ضرورت نہیں رہی اس لئے انہیں صدر انجمن احمدیہ کو واپس کر دیا گیا ہے۔ لیکن ان کی گذشتہ بیش قیمت خدمات کے مدنظر مجلس تحریک جدید مندرجہ ذیل ریزولیوشن کیا ہے۔

"مجلس تحریک جدید صدر انجمن احمدیہ کی ممنون ہے کہ اس نے مولوی عبدالرحمن صاحب انور کو فارغ کر کے تحریک جدید کو دے کر اس کی ابتدائی حالت میں قابل قدر امداد کی۔ اب تحریک کی تنظیم خاص لائن پر آگئی ہے اور مولوی صاحب موصوف کی خدمات کی مزید ضرورت نہیں رہی۔ لہذا شکریہ کے ساتھ انہیں واپس صدر انجمن کو بھجوایا جاتا ہے۔

مولوی صاحب موصوف نے گیارہ بارہ سال سوائے وکالت مال کے کام کے سارا کام اکیلے کیا۔ وہ ابتدائی تنظیم کی حالت تھی کام میں تنوع نہ تھا لیکن ذمہ داری کا کام تھا۔ اور مولوی صاحب نے اپنی استطاعت کے مطابق اچھا نبھایا۔

تحریک جدید مولوی صاحب کے کام کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اور بطور اظہار تشکران کیلئے ۷۵/ روپے ماہوار پنشن تاعمر مقرر کرتی ہے اور اس امر کا اظہار کرنا چاہتی ہے کہ تحریک جدید اور اس سے تعلق رکھنے والے تمام افراد ان کی خدمات کا احترام کرتے ہیں۔

مولوی صاحب موصوف کی صحت خراب ہے اس لئے مجلس تحریک جدید انہیں پوری تنخواہ پر رخصت دیتی ہے تاکہ وہ اپنی صحت بحال کر سکیں۔ رخصت کے اختتام پر انہیں ۷۵/ روپیہ ماہوار کے حساب سے تحریک جدید سے پنشن ادا ہوتی رہے گی۔

اب مولوی صاحب موصوف نے صدر انجمن احمدیہ میں کام شروع کر دیا ہے اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انہیں مستقل اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری کے طور پر منتخب فرمایا ہے۔ لیکن فی الحال مستقل پرائیویٹ سیکرٹری کی رخصت کی وجہ سے پرائیویٹ سیکرٹری کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ (مشتاق احمد باجوہ وکیل اعلیٰ تحریک جدید)

درخواست دعا: میرے نانا جان قبلہ چوہدری نیاز محمد صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر پولیس عرصہ دراز سے بیمار ہیں۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں
قریشی نعیم الدین جمیل

عشق اور مشک

مثل مشہور ہے۔ کہ عشق اور مشک چھپائے سے نہیں چھپائے سے نہیں چھپتا
آپ کو صداقت سے عشق ہے تو کیا آپ پیغام احمدیت پہنچانے کے لئے بے قرار ہیں؟
روزانہ اس بارے میں رات کو سوتے وقت اپنے نفس کا محاسبہ لیتے رہیں کہ
آج دن بھر میں تبلیغ حق کیلئے کیا کام کیا۔

موصیوں کی اطلاع کیلئے ضروری ریزولیوشن

موصیوں سے اصل آمد معلوم کرنے کیلئے دفتر سے بطور قاعدہ صرف دو مرتبہ لکھا جانا کافی ہے۔ پہلی مرتبہ مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی معرفت فارم بھجوائے جائیں اور ان کی نقل براہ راست موصیوں کو۔ پھر ایک ماہ کے بعد موصی کو براہ راست بصیغہ رجسٹری فارم بھیجے جائیں۔ اور اس کی اطلاع مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کو بھی دی جائے۔ اس کے بعد اگر موصی کی طرف سے ایک ماہ تک جواب نہ آئے تو حسب تجویز منسوخی وصیت کیلئے رپورٹ مجلس کارپرداز میں پیش کی جائے۔ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

نکاح رخصتانہ

۴ اگست ۱۹۵۱ء کو بعد نماز ظہر ربوہ میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب سلمہ ربہ نے عزیزم چوہدری عبدالباری صاحب بی۔ اے آنرز ایڈیشنل ناظر بیت المال کا نکاح بعوض ایک ہزار روپیہ حق مہر نسیم اقبال بنت بابو محمد اقبال خانصاحب ۶۳ ونگٹن مال لاہور چھاؤنی سے پڑھایا۔
۵ اگست ۱۹۵۱ء کو لاہور میں رخصتانہ عمل میں آیا۔ احباب جماعت خصوصاً حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دعا کی درخواست ہے
خاکسار (سردار) عبدالحمید ۹ آسٹریلیا بلڈنگ۔ لاہور

حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ عنہ

حضرت نواب صاحب کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ میں قریب میں ان کی سوانح حیات طبع کرا رہا ہوں وباللہ التوفیق۔ حضرت عرفانی صاحب نصف مسودہ ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ احباب سے جہاں درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر طرح کے سامان کردے۔ اور باعث برکت بنائے۔ وہاں یہ بھی درخواست ہے کہ جن دوستوں کو حضرت نواب صاحب کے متعلق ایسے امور کا علم ہو۔ جن کا سوانح میں آنا ضروری ہو۔ اس سے خاکسار کو جلد سے جلد مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔
خاکسار۔ ملک صلاح الدین دار المسیح قادیان

ضلع گوجرانوالہ کی جماعتیں توجہ کریں

تمام پریذیڈنٹ صاحبان جماعت ہائے ضلع گوجرانوالہ کی خدمت میں گزارش ہے کہ اپنی اپنی جماعت کے سیکرٹری صاحب تبلیغ کا نام اور مکمل پتہ تحریر فرمائیں۔ مرکز کو تبلیغ کے سلسلہ میں تمام سیکرٹریان تبلیغ کے پتوں کی ضرورت ہے۔ ایک دفعہ پہلے بھی اعلان کیا جا چکا ہے۔ مگر ابھی تک کسی جماعت کی طرف سے کوئی اطلاع نہیں آئی۔ لہذا اس اعلان کے ذریعہ یاد دہانی کرائی جاتی ہے۔ امید ہے۔ تمام پریذیڈنٹ صاحبان جلد سیکرٹریان تبلیغ کے پتوں سے مطلع فرمائیں گے۔
امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ

سلسلہ کی ضروریات کا احساس

محترمہ مکرمہ فہمیدہ بلقیس صاحبہ نے مردان سے سلسلہ کی فوری ضروریات کا احساس فرماتے ہوئے اپنے وعدہ تحریک جدید دفتر دوم ۱۱۰ روپے کی رقم بذریعہ تار بھجوائی جزاھا اللہ تعالیٰ اسی طرح ہر مجاہد تحریک جدید کے دل میں فوری ادائیگی کے لئے ایک خاص جوش پیدا ہونا اشد ضروری ہے آجکل ایک ایک دن کی تاخیر کئی مشکلات کو بڑھانے کا موجب ہو سکتی ہے۔ (وکالت مال تحریک جدید)

روزنامہ "الفضل" —— لاہور

مورخہ ۷ اگست ۱۹۵۱ء

جہاد مدافعانہ ہوتا ہے

"الاعتصام" کے مدیر محترم اپنے مقالہ میں فرماتے ہیں:

" جہاد کے متعلق ایک بڑی ہی غلط بحث گذشتہ پچاس سال سے یہ چلی آرہی ہے۔ کہ اس کا مزاج جارحانہ ہے یا مدافعانہ۔ سرسید مرحوم اور ان کے رفقاء کی عذر خواہیوں نے اسے مدافعانہ ٹھیرایا۔ اور دوسرے پرجوش علماء نے اسے جارحانہ قرار دیا۔" (الاعتصام ۱۳ اگست ۱۹۵۱ء)

دراصل بات یہ ہے۔ کہ یہ بحث اس وجہ سے شروع ہوئی۔ کہ یورپ کے مصنفین نے جہاد کے غلط معنی سمجھ کر اس کی بناء پر اسلام کے خلاف سخت پراپیگنڈا کر رکھا ہے۔ اور اس وقت بھی جیسی کہ آج بھی ہے بمشکل یہ تھی۔ کہ علمائے اسلام کا جو تصور جہاد تھا۔ وہ کسی طرح ان مخالفین اسلام کے تصور سے مختلف نہیں تھا۔ چند علمائے حق کو چھوڑ کر عام تصور یہی تھا کہ مسلمان جہاد کرکے دوسرے ملک کا حق خود ارادیت کو چھین سکتے ہیں۔ سب سے پہلے اس غلط تصور کی جنہوں نے قولاً اور فعلاً دونوں طرح تردید کی۔ وہ حضرت سید احمد بریلوی علیہ الرحمۃ اور ان کے مشہور رفیق حضرت شاہ اسمٰعیل شہید علیہ الرحمۃ تھے۔ انہوں نے سکھوں کے خلاف جہاد کیا۔ آپ کی بالاکوٹ میں شہادت کے بعد ان کے بعض رفیقوں نے آپ کے فیصلہ کے خلاف کیا۔ اس سے برعظیم ہند کے مسلمانوں کو سخت نقصان اٹھانا پڑا۔ ہندوؤں نے تو انگریزوں کو رام کر لیا۔ مگر جہاد کے اس غلط تصور کی بناء پر جس کا نمونہ بھی اس وقت سامنے نظر آتا تھا۔ خود انگریز مسلمانوں کے خلاف ہو گئے۔ اور ہندوؤں نے اس موقعہ سے خوب فائدہ اٹھایا۔ ایسے حالات میں سرسید مرحوم میدان میں آئے۔ اور انہوں نے اس غلط تصور کی پرزور تردید کے لئے قلم اٹھایا اور کوشش کی۔ کہ جہاد کے صحیح تصور کو پیش کرکے مسلمانوں کے خلاف جو غلط فہمیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ ان کو دور کیا جائے۔ انہوں نے جارحانہ اور مدافعانہ کی جو تصریح فرمائی وہ صحیح تھی۔ ان کا مطلب یہی تھا۔ کہ اسلام اجازت نہیں دیتا۔ کہ کسی غیر اسلامی ملک کا حق خود ارادیت بلاوجہ جارحانہ اقدام کرکے چھین لیا جائے۔ مثلاً ایک ہمسایہ غیر مسلم قوم آرام سے رہتی ہے۔ اس کے زیر اقتدار مسلمان بھی آباد ہیں۔ جن کو دینی لحاظ سے کوئی تکلیف نہیں۔ نہ وہ اس بارہ میں استمداد کرتے ہیں۔ اور اگر کرتے ہیں۔ تو اس ہمسایہ قوم سے ہمارا معاہدہ ہے۔ تو ایسے حالات میں بلاوجہ خود جارحانہ اقدام کرکے اس ہمسایہ قوم کا حق خود ارادیت چھین لینا اسلام کے خلاف ہے۔ ایسے جارحانہ اقدام کو جہاد نہیں کہا جائے گا۔ کیونکہ شریعت میں اس کے لئے کوئی جواز نہیں ہے۔ اس لحاظ سے جہاد ہمیشہ مدافعانہ ہی ہوتا ہے۔ مثلاً ایک ہمسایہ ملک اپنی مسلمان رعایا کو دین کے بارہ میں جبر سے تنگ کرتا ہے۔ اور وہ مسلمان ہم سے اس بارہ میں استمداد کرتے ہیں۔ اور ہمارا اس ملک کے ساتھ کوئی اس قسم کا معاہدہ نہیں ہے۔ تو جو جنگ ہم مجبوراً لڑیں گے۔ وہ جارحانہ نہیں ہو گی۔ بلکہ مدافعانہ ہی ہو گی۔ کیونکہ جنگ کا آغاز دشمن کرتا ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ مثلاً کسی ملک سے اسی ملک کے جارحانہ اقدام کی وجہ سے جنگ شروع ہو چکی ہے۔ اگر جنگی مصالحت کی وجہ سے ہم اس ملک کے کسی حصہ پر جس سے جنگ شروع ہے حملہ کریں۔ تو یہ اس معنی میں جارحانہ نہیں ہوگا۔ کہ ہم نے بلاوجہ حملہ کر دیا ہے۔ بلکہ یہ مدافعانہ ہی ہوگا۔

صدر اول میں جو ایران اور روم کے ساتھ جنگیں ہوئیں۔ اگرچہ ان میں سے بعض بظاہر جارحانہ نظر آتی ہیں۔ مگر درحقیقت وہ جارحانہ نہیں تھیں۔ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عین حیات میں ہی ایران اور روم نے معاندانہ روش اختیار کر لی تھی۔ اور دونو ہر وقت مسلمانوں کو پیس ڈالنے کی تیاریوں میں نہ صرف معروف رہتے تھے بلکہ انہوں نے جنگ کا آغاز کر دیا ہوا تھا۔ اس لئے ان دونوں کے ساتھ ایک جنگی حالت رونما ہو چکی تھی۔ ایسے حالات میں جو بھی حملہ مسلمانوں نے کیا۔ چونکہ وہ ایک جاری شدہ جنگ کے دوران میں ہوا۔ جس کی خود ان ملکوں نے ابتدا کی تھی۔ اس لئے ایسے تمام اسلامی حملے مدافعانہ ہی کہلائیں گے۔ کیونکہ اگر ان ملکوں نے ابتدا نہ کی ہوتی۔ تو یہ جنگیں معرض وجود میں ہی نہ آتیں۔ الغرض اس نقطۂ نظر سے حقیقی جہاد ہمیشہ مدافعانہ ہوتا ہے۔ اور جن حملوں کو ہم تاریخ پر پورا عبور نہ ہونے کی وجہ سے جارحانہ سمجھتے ہیں۔ وہ جارحانہ نہیں تھے۔ اس نقطۂ نظر سے الاعتصام کے مدیر محترم کا یہ کہنا کہ

" ہم اس تقسیم کو سراسر غلط اور غیر منطقی سمجھتے ہیں۔ ہمارے خیال میں جہاد نہ مدافعانہ ہے اور نہ جارحانہ"

سراسر غلط ہے۔ جیسا کہ ہم نے اوپر تصریح کی ہے۔ اسلامی جہاد ہمیشہ مدافعانہ ہوتا ہے۔ یعنی کسی غیر مسلم ملک پر بغیر ان شرائط کے جن کی تشریح سورہ انفال میں کی گئی ہے۔ کسی ملک پر حملہ کر دینا قطعاً اسلامی جہاد نہیں۔ بلکہ یہ نہایت غیر اسلامی جنگ ہو گی۔ اور ایسا جارحانہ اقدام ہوگا۔ جس کے لئے اسلام میں کوئی صورت جواز نہیں۔

اگر کوئی ملک اسلامی ملک پر حملہ کی تیاریاں کر رہا ہو۔ تو اس کے مقابلہ میں جہاد کی تیاریاں کرنا فرض ہے۔ بلکہ جب یہ یقین ہو جائے۔ کہ اگر دشمن کو بڑھ کر نہ روکا گیا۔ تو وہ بڑھ کر اسلامی ملک کو پیس دیگا۔ تو حالات کے مطابق اقدام کرنا جارحانہ اقدام نہیں ہوگا۔ جیسا کہ مثلاً جب سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پے بہ پے خبریں پہنچیں۔ کہ رومی مدینہ پر حملے کرنے کے لئے افواج جمع کر چکے ہیں۔ اور حملہ کے لئے بڑھ رہے ہیں۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تبوک تک ایک بڑے لشکر کے ساتھ تشریف لے گئے۔ جہاں دشمنوں کے اجتماع کی خبریں آرہی تھیں۔

رومیوں سے لڑائی کا آغاز ہو چکا ہوا تھا۔ جو خود انہوں نے کیا تھا۔ جنگی صورت حال موجود تھی۔ ایسی صورت میں یہ نہایت درجہ کی پیش بینی تھی۔ کہ بیشتر اس کے کہ دشمن ان کو غفلت میں آلے۔ اور ان کے گھر میں تباہی برپا کر دے۔ خود بڑھ کر اس کو پرے ہی روکا جائے۔ اگرچہ خبریں بعد میں کسی حد تک صحیح ثابت نہ ہوئیں۔ مگر اس کا بڑا فائدہ یہ ہوا۔ کہ مسلمانوں کی دھاک بیٹھ گئی۔ اور دشمنوں کے دلوں میں احساس کمتری پیدا ہو گیا۔ جس کا اثر تمام بعد کی جنگوں میں نمایاں ہوتا رہا۔

آج بھارت نے اپنی فوجیں پاکستان کی سرحدوں پر لا ڈالی ہیں۔ ظاہر ہے۔ کہ اس کا ارادہ کیا ہے۔ ایسی صورت میں پاکستان کی حکومت کا اور پاکستان کے شہریوں کا فرض ہے۔ کہ وہ جنگ کی پوری پوری تیاریاں کریں۔ اور ان میں ذرا بھی نقص نہ رہنے دیں۔ ہر پاکستانی کو مرنے مارنے کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔ مگر اسلامی اصول کے مطابق ہماری حکومت کو صلح جوئی کی کوشش بھی پوری پوری کرنا پہلے ضروری ہے۔ جیسا کہ وزیر اعظم پاکستان نے واقعی کیا ہے۔ مگر جب ہماری حکومت کو پورا پورا یقین ہو جائے۔ کہ دشمن حملہ کرکے پاکستان کو روندنے ہی والا ہے۔ تو جو اقدام مصلحت کے مطابق ہماری حکومت کرے گی۔ وہ یقیناً مدافعانہ ہوگا نہ کہ جارحانہ۔

اگر دشمن نے تلوار سونت لی ہو۔ تو یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ ہم اس کا وار بھی اپنے جسم پر ہونے دیں۔ بلکہ ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم اس بازو کو پہلے ہی کاٹ کر رکھ دیں۔ جو ہمیں یقین ہو چکا ہے۔ کہ ابھی ہماری گردن کاٹ دیگا۔ ایسی صورت میں بھی چونکہ ابتدا دشمن کی طرف سے ہوتی ہے۔ اس لئے یہ اسی کا جارحانہ اقدام سمجھا جائے گا۔ اور ہمارا یقیناً مدافعانہ اقدام ہوگا۔

دراصل یہ معاملات بہت باریک ہوتے ہیں۔ اور ان کا صحیح اندازہ صرف ماہرین ہی کر سکتے ہیں۔ ہم چونکہ ماہرین نہیں ہیں۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ ماہرین کے فیصلہ کو تسلیم کر لیں۔ اور ان کی ہدایات کے مطابق عمل کریں۔ جن کے سپرد ہم نے یہ کام کر رکھا ہے۔ ہماری دلی خواہش یہی ہے۔ کہ یہ دونوں ملک جو کئی وجوہات سے باہم اشتراک رکھتے ہیں۔ جیسا کہ نہرو جی نے بھی مانا ہے۔ باہم محبت اور صلح سے رہیں۔ اور اپنے اپنے ملک کے شہریوں کی بہبودی کے لئے وہ طاقت خرچ کریں۔ جو باہم جنگ میں خرچ ہو گی۔ اور ممکن ہے جیسا کہ آج کے اخبارات میں جو نہرو جی کا بیان شائع ہوا ہے۔ کہ بھارت نے اپنی فوجیں بیس میل پیچھے ہٹا لی ہیں۔ اس سے توقع ہو سکتی ہے۔ کہ بھارت اپنے جارحانہ ارادوں سے کچھ مدت کے لئے باز آجائے۔ اور کشمیر کے معاملہ میں مصالحانہ روش اختیار کر لے۔ لیکن خواہ کچھ بھی ہو۔ اب جبکہ بھارت کی اپج کا ہمیں ثبوت مل گیا ہے۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ اپنے ملک کو جہاں تک ہو سکے مضبوط بنائیں۔ تاکہ بھارت یا کسی اور ملک کو ہم پر طاقت کا رعب ڈالنے کی جرأت ہی نہ ہو۔ اب ذرا بھی غفلت نہیں ہونی چاہیئے۔ ویسے بھی ہمیں ہر صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہنا چاہیئے۔ اور ویسے بھی ہمیں جیسا کہ الاعتصام کے مدیر محترم نے اپنے مقالہ کے اخیر میں فرمایا ہے۔

" ایک بالکل توانا اور طاقتور انسان کا یہی استعمال نہیں کہ وہ کشتی ہی لڑے۔ اور حریف کو چاروں شانے چت ہی گرائے۔ بلکہ طاقتور ہونا خود ایک مسرت اور دولت بھی ہے۔"

ہوتے ہوتے سب چمن درد آشنا ہو جائیگا

وقت پر انجام ہر نشو و نما ہو جائیگا
قیس بھی اک روز ذرۂ دشت کا ہو جائیگا

درد مند عشق کو چھیڑا ہی کیوں اے ناصحو
پھر بلند اک شعلۂ آب و ہوا ہو جائیگا

ڈوبنے والے کا ساحل تو بہت نزدیک ہے
موج مضطر کا تھپیڑا ناخدا ہو جائیگا

ہو گئی جس کو ذرا حفظِ مراتب کی خبر
چھوڑ کر شاہنشہی تیرا گدا ہو جائیگا

رنگ لائیگی مری نوحہ سرائی دیکھنا
ہوتے ہوتے سب چمن درد آشنا ہو جائیگا

(تنویر)

خدام الاحمدیہ اور جماعت احمدیہ

(از چوہدری شبیر احمد صاحب بی اے معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

جماعت احمدیہ میں مجلس خدام الاحمدیہ کا وجود فروری ۱۹۳۸ء میں قائم کیا گیا۔ اس کی ابتداء صرف دس مخلص نوجوانوں سے ہوئی۔ جنہوں نے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کے ماتحت سب سے پہلے قادیان میں محلہ وار تنظیم قائم کی۔ اور پھر خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے آہستہ آہستہ سارے ہندوستان میں مقامی مجالس قائم ہو گئیں۔

اس مجلس کی غرض و غایت حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ان الفاظ میں مضمر ہے کہ "قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی"۔ ظاہر ہے کہ جس نسل کے کندھوں پر قومی بوجھ پڑنے والا ہو اور قوم کا سارا مستقبل اس نسل سے وابستہ ہو تو اسے ایک اعلیٰ قسم کی روحانی ٹریننگ کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ سو ہمارے محبوب امام نے پیش آمدہ روحانی جنگوں میں جماعت احمدیہ کو کامیاب و کامران کرنے کے لئے خدام الاحمدیہ کی تنظیم کے ذریعہ ہماری تربیت کا سامان مہیا فرمایا۔ اس نکتہ کو سمجھانے کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک خطبہ میں فرمایا:

"خدام الاحمدیہ درحقیقت روحانی ٹریننگ اور روحانی تعلیم و تربیت ہے اس فوج کی جس فوج نے احمدیت کے دشمنوں سے مقابلہ میں جنگ کرنی ہے۔ جس نے احمدیت کے جھنڈے کو فتح اور کامیابی کے ساتھ دشمن کے مقام پر گاڑنا ہے"۔

چنانچہ اس روحانی تربیت سے جن جن نوجوانوں نے حصہ لیا۔ وہ آسمانِ احمدیت میں درخشاں ستارے بن کر چمک رہے ہیں۔ اور اکثر ان میں سے کفر و الحاد کے قلعوں پر حملہ آور ہیں۔ اور اسلام و احمدیت کے نور سے دنیا کو منور کر رہے ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے ساری دنیا کو جمع کرنے میں دن رات کوشاں ہیں۔ مثلاً ملک عطاء الرحمٰن صاحب فرانس میں۔ چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر امریکہ میں۔ شیخ ناصر احمد صاحب سوئٹزرلینڈ میں۔ چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر سپین میں وغیرہ وغیرہ

مجلس خدام الاحمدیہ کی ٹریننگ کے نتائج کی یہ چند مثالیں ہیں۔ اگر اکناف عالم میں پھیلی ہوئی مجالس کے کارناموں کو شمار کیا جائے۔ تو ایک بہت بڑا دفتر درکار ہے۔

اگرچہ ہم اپنے امام کے پیش کردہ معیار کو تا حال نہیں پہنچے تاہم اس بے سرو سامانی اور دنیا کے مقابلہ میں قلت تعداد کے باوجود خدام الاحمدیہ نے کئی ایسے شاندار کارنامے دکھائے ہیں کہ اپنے تو اپنے غیر بھی ان کے معترف ہیں۔ لیکن چونکہ مقصد بہت عظیم الشان ہے اتنا عظیم الشان کہ ہمارا ہر کارنامہ اس کے پیشِ نظر ایک معمولی سا واقعہ بن کے رہ جاتا ہے۔ اس لئے ضرورت ہے اس امر کی کہ قربانی کی روح کو "مقصد کی بلندی" کے مطابق بلند کیا جائے۔ اور اس میں استقلال اور تسلسل اختیار کیا جائے

اس استقلال اور تسلسل کو قائم رکھنے کے لئے مجلس مرکزیہ اپنی ماتحت مجالس سے یہ مطالبہ کرتی ہے کہ ہر مقامی مجلس اپنی مساعی کی رپورٹ باقاعدگی کے ساتھ مرکز میں بھیجتی رہے۔

بعض احباب رپورٹیں مرکز میں بھیجنے کی اہمیت کو فراموش کر کے سمجھ لیتے ہیں کہ کام کرنے سے غرض ہے نہ کہ رپورٹ بھیجنے سے سو ایسے احباب کی اطلاع کے لئے یہ واضح کر دینا ضروری ہے کہ نیکی وہی ہوتی ہے۔ جس میں استقلال اور تسلسل ہو۔ اور تسلسل اسی وقت تک قائم رہ سکتا ہے۔ جب کہ رپورٹیں مرتب کرنے اور مرکز میں بھجوانے کا کام باقاعدگی سے ہوتا رہے۔

نیز مرکز میں رپورٹیں بھیجنے میں ایک قومی فائدہ مضمر ہے۔ مستقبل میں آنے والی نسلیں ہمارے اس کام سے واقف ہو سکیں گی۔ جو ضبط تحریر میں ہو گا۔ یہ عظیم الشان ریکارڈ . . . . . . آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے راہنمائی کا باعث ہو گا۔ ان کے دلوں میں اپنے سلف کے لئے دعا کی تحریک پیدا کرے گا۔ اور ہم اس طرح آئندہ آنے والی نسلوں کی دعاؤں کو بھی حاصل کرنے والے ہوں گے

اب آپ غور فرمالیں کہ وہ مجلس جو کام تو کرتی ہے۔ لیکن مرکز میں اس کی رپورٹ نہیں بھیجتی وہ نہ صرف اپنی آئندہ نسل کو ایک مشعل راہ سے محروم کر رہی ہے بلکہ وہ اپنے آپ کو بھی ان کی دعاؤں سے محروم کر رہی ہے

آج ہم جس عزت و تکریم سے صحابہ رضوان اللہ علیہم کے نام لیتے ہیں۔ ان کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ ان کے کارناموں سے سبق حاصل کرتے ہیں اور غیر قوموں کے سامنے وہ فخریہ پیش کرتے ہیں۔ کیا وہ ہماری آنکھیں کھولنے کے لئے کافی نہیں۔ کیا ہم نہیں چاہتے کہ آئندہ آنے والی نسلیں ہمیں بھی عزت کی نگاہ سے دیکھیں اور عزت سے ہمارا ذکر کریں۔ یقیناً ہم میں سے ہر ایک شخص متمنی ہو گا کہ وہ اپنا نیک ذکر چھوڑ جائے اور دعا کا یہ سلسلہ تا قیامت جاری رہے

پس آپ کام کرنے کے باوجود گھاٹے میں رہنے والوں میں نہ رہیں اور مرکز سے اپنا تعلق استوار کریں۔ کیونکہ حسب ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کوئی شاخ اپنے تنے سے جدا رہ کر ہری نہیں رہ سکتی۔ وہ بالآخر سوکھ جاتی ہے۔ اور بطور ایندھن کے استعمال کی جاتی ہے۔

آخر میں ایک نکتہ اور قابل غور ہے۔ وہ یہ کہ کون سے ایسے والدین ہیں۔ جو اپنے بچوں کو احمدیت کے رنگ میں رنگین دیکھنا پسند نہ کرتے ہوں۔ وہ کونسے ایسے والدین ہیں جو خود تو جنت کے مزے لوٹنے کی خواہیں دیکھتے ہوں۔ لیکن اپنی اولاد کو اس سے محروم قرار دیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ ہمارے بزرگ خدام الاحمدیہ کو نہ اپنائیں۔ مجھے امید ہے۔ کہ ہر احمدی دوست خواہ وہ کسی عمر کے ہوں مجلس کے اغراض و مقاصد سے کلی طور پر متفق ہوں گے

اور میں اوپر یہ بھی بیان کر چکا ہوں کہ جماعت احمدیہ جماعتی اور انفرادی ہر دو لحاظ سے مجلس خدام الاحمدیہ کے شیریں پھلوں کا لطف حاصل کر چکی ہے اور کر رہی ہے۔ پھر ضرورت اس امر کی ہے کہ اس مجلس سے ہر دو سلسلہ کا پورا پورا تعاون ہو ہر دوست اس مجلس کو "اپنی مجلس" سمجھے۔ اور یہ پودہ جسے جماعت کے پاکیزہ مقاصد کے حصول کے لئے حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۳۸ء میں لگایا اسے اپنی جان۔ مال۔ عزت اور وقت کی قربانی سے سینچیں۔

اس ضمن میں حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پیش کر دینا بھی مناسب سمجھتا ہوں۔ حضور فرماتے ہیں:-

"میں نے پہلے بھی توجہ دلائی تھی اور اب پھر جماعت کے پریذیڈنٹوں سیکرٹریوں اور دوسرے تمام افراد کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ خدام الاحمدیہ کے ساتھ تعاون کریں اور نوجوانوں کو اس بات پر مجبور کریں کہ وہ خدام الاحمدیہ میں شامل ہوں۔ اسی طرح ماں باپ کا فرض ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اس میں داخل کریں تا ان کی اچھی تربیت ہو"

مجھے امید ہے خدام کے قدم کو تیز کرنے کے لئے اور ان سے جملہ احباب جماعت کے تعاون کی روح کو مزید بیدار کرنے کیلئے یہ گذارشات کافی ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق بخشے آمین

ماہ نامہ "شمع نور" کا اجرا

میں نے خدا تعالیٰ پر توکل اور بھروسہ کرتے ہوئے اپریل ۱۹۵۱ء سے ایک ماہوار رسالہ شمع نور جاری کیا ہے۔ اس کا نام خدائے تعالیٰ کے محبوب بندے سیدنا نور الدین رضی اللہ عنہ سے نسبت کرتے ہوئے شمع نور تجویز کیا ہے اس رسالہ کی غرض و غایت عام ادبی مسائل سے ہٹ کر صحت کے معاملات پر روشنی ڈالنا ہے۔ ہمارے آقا و مولا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ فرماتے ہیں العلم علمان علم الادیان و علم الابدان دو علم بہت ضروری ہیں۔ دین کا علم اور صحت جسمانی کا علم۔ اب جبکہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو نئی مملکت عطا کی ہے اس امر کی ضرورت ہے کہ ہمارے نوجوانوں کی صحت اس قابل ہو کہ وہ اسلام اور ملک کی ترقی کے لئے ان تھک مساعی جاری رکھ سکیں۔ ملکی ترقی کی دوڑ میں ہمارے نوجوان، ہماری مائیں اور ہماری بہنیں صحت اور تندرستی کا اعلیٰ نمونہ ہوں۔ تاکہ ہمارے ہموطن آزاد ملکوں کے باشندوں کے مقابلہ میں زیادہ مستعدی، محنت اور چستی کے ساتھ شاہراہ ترقی پر گامزن ہوں۔ یہ بات تبھی حاصل ہو سکتی ہے۔ کہ ہم انسانی زندگی کی حفاظت اور اپنے جسم کی نشو و نما کے صحیح اصول جانتے ہوں۔ ہماری صنعت لطیف کی صحت ہماری لاعلمی اور بے اعتدالی سے متأثر نہ ہو۔ ہماری نسل ہم سے زیادہ توانا ہو۔ مرد۔ عورت، خاوند بیوی صحیح معنوں میں ایک دوسرے کے رفیق حیات ثابت ہوں۔

ایسا رسالہ نکالنے کا خاکہ میرے دل میں ۱۹۵۰ء کے شروع میں تھا۔ مگر ایک بزرگ کی تحریک نے میرے ارادے کے توسن پر تازیانہ کا کام کیا۔ اور یہ ارادہ جو شاید کچھ دیر میں تکمیل پاتا جلد پورا ہو گیا۔ اس رسالہ کے اپریل اور مئی کے دو نمبر شائع ہو چکے ہیں۔ مئی کے پرچہ میں جناب ڈاکٹر ریاض علی شاہ ایم۔ بی بی۔ ایس، ڈی۔ ٹی۔ ایم۔ (لندن) میڈیکل آفیسر شعبہ سل و دق میو ہسپتال کا قیمتی باتصویر مقالہ "سل و دق" شامل ہے۔

احباب جماعت سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کام میں میری مدد کرے اور اس ذریعہ سے مجھے خدمت کی توفیق دے۔ اس رسالہ کا سالانہ چندہ تین روپے ہے۔

عبدالوہاب عمر، دواخانہ نور الدین رضی اللہ عنہ جودھامل بلڈنگ لاہور

نوٹ:- اب ماہ نامہ شمع نور کا چوتھا پرچہ نکلا ہے۔ اس میں آنکھ کے متعلق حفظان صحت کے اصول۔ سر درد اور اس کی طبریا کے مچھر کے متعلق تحقیقات اور مفید باتیں تحقیقی مضامین ہیں۔ سرورق آرٹ پیپر کا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی تصویر سے مزین ہے۔ یہ تصویر راجہ امر سنگھ کی کھینچی ہوئی ہے

ماہ نامہ شمع نور ۲۰x۳۰/۸ کے چوبیس صفحات پر مشتمل ہے۔ قیمت فی پرچہ چار آنہ۔ چندہ سالانہ تین روپے

ملنے کا پتہ:- دواخانہ نور الدین رضی اللہ عنہ جودھامل بلڈنگ لاہور

دعائے مغفرت ۴ اگست ۱۹۵۱ء کو خاکسار کی بڑی ہمشیرہ یعنی اہلیہ ماسٹر بشیر احمد صاحب کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد اپنے مولا حقیقی کو جا ملیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ بہت نیک خاتون تھیں انہیں خدمت دین کا بہت شوق تھا۔ لجنہ اماء اللہ کے کاموں میں بڑے اخلاص سے حصہ لیتی تھیں۔ مرحومہ نے دو بچیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں احباب۔ اور حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے (شبیر احمد بی اے نائب وکیل المال)

اسلام - اور - اشتراکیت

از مکرم مسعود حسین صاحب متعلم جامعۃ المبشرین ربوہ

۳

فلسفہ اخلاق

انسان حقیقت میں دو چیزوں کا نام ہے۔ جسم اور روح اس سے کسی کو بھی انکار نہیں ہوگا کیونکہ اگر روح جسم سے نکل جائے تو باقی جسم انسان کہلانے کا مستحق نہیں رہتا پس ظاہر ہے کہ جسم کی صورت جس طرح اچھی یا بری ہوتی ہے اسی طرح روح کی بھی جسم جسطرح بیمار ہوجاتا ہے روح بھی ہوتی ہے اور جسم کے لئے جب دواؤں کی ضرورت ہوتی ہے روح کو بھی جب وہ بیمار ہو دواؤں کی ضرورت ہوتی ہے۔ پھر اس سے بھی کسی کو انکار نہیں ہوسکتا کہ جس طرح انسان میں کچھ خاصیتیں ایسی ہیں جو جسم سے تعلق رکھتی ہیں۔ مثلاً تنومندی۔ طاقتوری۔ لمبا ہونا خوبصورت ہونا۔ اسی طرح روح سے بھی تعلق رکھتی ہیں۔ مثلاً علم۔ غضب۔ خوشی وغیرہ۔ پس اگر انسان کی جسمانی خاصیت مثلاً طاقت پر اس لئے پابندی لگائی جاسکتی ہے کہ وہ اس کا غلط استعمال نہ کرے اور دوسروں کو یا اپنے آپ کو تکلیف دینے کا موجب نہ بنے۔ تو باطنی خاصیتوں پر بھی لگنی چاہئیں۔ پس ان پابندیوں کا نام جو انسان کی روحانی خاصیتوں اور طاقتوں پر لگائی جاتی ہیں۔ "ضابطۂ اخلاق" ہے۔ اشتراکی معکران پابندیوں کے سرے سے منکر ہیں۔ معلوم ہوا کہ ان کا یہ فلسفہ باطل ہے اور فطرت کے قوانین کے خلاف۔

اسلام کا ضابطہ اخلاق

اسلام چونکہ فطرتی اصول اپنے اندر رکھتا ہے۔ اس لئے یہ نہیں ہوسکتا تھا کہ وہ روح کو جو جسم کی طرح اپنی کچھ خاصیتیں رکھتی ہے۔ نظر انداز کردیتا۔ بلکہ اس نے جس طرح جسمانی صفات کو مفید تر بنانے کے لئے قوانین رکھے۔ روحانی صفات کو بھی زیادہ سے زیادہ مفید اور کارآمد کرنے کیلئے اصول مقرر کئے ہیں۔ ان اصول پر چلنے والے کو صحیح معنوں میں "اخلاق حسنہ" کا حامل کہا جاتا ہے۔ مثلاً غضب ہے اگر اسمیں اعتدال نہ رہے اور افراط کی طرف بڑھ جائے تو اس سے سلسلہ بسلسلہ غرور نخوت اور تکبر وغیرہ صفات کا ظہور ہوگا خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ ان اللہ لا یحب کل مختال فخور (لقمٰن) اور جب تفریط کی طرف جھکتی ہے تو ذلت۔ کم حوصلگی اور دناءت کے قالب میں ظہور کرتی ہے اور اسلام نے ان عادات کو بھی سخت قبیح قرار دیا ہے۔ اسی طرح شہوت ہے اگر اس کی کثرت ہو اور طبیعت افراط کی طرف مائل ہو تو طمع۔ حرص۔ اوباشی آوارگی اور زناکاری تک کے اوصاف پیدا ہوجاتے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ نے ان تمام صفات سے سختی سے روکا ہے۔ اور اگر تفریط کی طرف جائے تو تملق حسد وغیرہ اوصاف پیدا ہوتے ہیں جو اسلام کے نزدیک سخت مذموم ہیں۔ ہاں اگر اس جذبہ کو کامل اعتدال پر رکھا جائے تو اسی کا نام عفت ہے اور اس کو اختیار کرنے پر حیا۔ شرم۔ قناعت اور پرہیزگاری وغیرہ جتنی شکلیں بھی ظہور پذیر ہونگی ان سب کو اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور انکو ہی اوصاف حسنہ کہا گیا ہے۔

اب دیکھو کیا اشتراکیت کے فلسفۂ اخلاق کے مطابق انسان محض انسان کہلانے کا بھی مستحق ہوسکتا جبکہ ان کے ہاں حیا۔ شرم۔ عفت۔ پرہیزگاری قناعت۔ غرور۔ غرور۔ نخوت اور خود بینی وغیرہ کا کوئی امتیاز ہی نہیں۔ لیکن اس کے برعکس اسلام کے اخلاقی ضابطوں پر عمل کرنے سے کس قدر فرشتہ سیرت انسان پیدا ہوسکتے ہیں۔ جن کو تمام بنی نوع سے ہمدردی ہوگی اور جو اعلیٰ درجہ کے حلیم۔ منکسار قانع اور پرہیزگار ہوں گے۔ اور تکبر و حرص و ہوا سے بالکل مبرا۔

اشتراکیت کے اقتصادی اصول

اب میں اشتراکیت کے ان اقتصادی اصولوں کی طرف آتا ہوں۔ جو اسلام کے اقتصادی اصولوں کے خلاف ہیں۔ اشتراکیت کے اقتصادی اصولوں کی بنیاد دولت کی مساویانہ تقسیم پر ہے اور ان کے نزدیک اس سرمایہ داری کے زمانے میں اس اصول کو تسلیم کئے بغیر کبھی دنیا کی اقتصادی مشکلات حل نہیں ہوسکیں گی۔ کیونکہ ان کے نزدیک سرمایہ داری کے نتیجہ میں لازمی طور پر دنیا جنگ و جدال کا شکار ہوجاتی ہے جس کی وجہ سے تمام دنیا اقتصادی اور معاشی بحران کی دلدل میں پھنس کر رہ جاتی ہے اجارہ داری (جو سرمایہ داری کی ارتقائی منزل ہے) کے سبب صرف اسی مشکل کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ بلکہ اور بھی کئی مشکلات اور مصیبتیں دنیا کو لپیٹ لیتی ہیں۔ ملاحظہ ہو:۔

"ہر ملک میں تجارت صنعت اور دولت پر چند لوگوں کی اجارہ داری کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ چند سال بعد دنیا جنگ میں مبتلا ہوجاتی ہے۔ صرف اس اجارہ داری سے یا اس معاشی عمل سے ساری دنیا کو جنگ میں مبتلا ہونا پڑتا ہے۔ لیکن سرمایہ داری کے ارتقاء سے صرف اسی ایک معاشرتی مصیبت کا شکار نہیں ہونا پڑتا ... نئے تکنیکل طریقے آتے ہیں۔ مزدور کم کئے جاتے ہیں۔ بے روزگاری بڑھنے لگتی ہے اور معاشی بحران آتے ہیں"

(مارکسزم کیا ہے صفحہ ۴۳۹ ۴۳۹)

ذاتی ملکیت کی منسوخی

مارکس کے نزدیک سرمایہ داری کو ختم کرنا اشتراکیت کا اولین فرض ہے۔ چنانچہ اقتصادی مسائل میں سب سے پہلے وہ شخصی اور ذاتی ملکیت کو مٹا دینا چاہتا ہے۔ کیونکہ جب تک ذاتی ملکیت قائم ہے سرمایہ داری نظام کو کوئی زک نہیں پہنچا سکتا۔ مگر یہ اصول بھی اس کا ناقابل عمل اور خلاف فطرت ہے اور خود روس میں جو اشتراکی اصولوں کی تجربہ گاہ ہے اور جو سب سے زیادہ مارکس کا مداح ہے اس "زریں" اصول پر عمل نہیں ہورہا نہ صرف یہ کہ عمل نہیں ہورہا بلکہ اسی اصول کو ناقابل عمل ہونے کی صورت میں مسترد کیا گیا ہے:۔

"یہ ٹھیک ہے کہ شروع شروع میں سوویٹ انقلاب کے بعد ایک حد تک تمام مزدوروں کو یکساں مزدوری دینے کی کوشش کی گئی لیکن اصولاً و عملاً دونوں حیثیتوں سے کامل مساوات کا یہ نظریہ مسترد کردیا گیا"

(پی ٹی چندرا ص۱۳۵ بحوالہ اشتراکیت اور اسلام)

اسی طرح وراثت اور ترکہ کو بھی اشتراکی نظام میں ناجائز قرار دیا گیا تھا۔ کیونکہ اس نظام کی یہ خصوصیت بتائی جاتی ہے کہ زندگی کی دوڑ میں ہر شخص کو یکساں مواقع دئیے جائیں گے اور وراثت چونکہ اس یکسانیت کو ختم کردیتی ہے اور مساوات قائم نہیں رہنے دیتی۔ مثلاً ایک شخص کے پاس ایک بڑی جائداد ہے تو اس کے مرنے کے بعد اس کے بیٹے کو مل جاتی ہے۔ اس طرح بیٹے کو بغیر محنت کے ایک ذریعہ آمدنی حاصل ہوگیا۔ اس لئے اشتراکی نظام میں ترکہ کو بھی بالکل بند کردیا گیا تھا مگر سوویٹ یونین ہاں وہی اشتراکیت کا دعویدار اپنے قانون میں اس کو بھی جائز رکھتا ہے۔ دیکھئے۔ "سوویٹ یونین کے بنیادی اصول" اور حقوق کی طرح شہریوں کی ذاتی ملکیت میں میراث کا حق بھی قانون کی رو سے محفوظ کردیا گیا

(فنڈیمنٹل لاز آف دی یو ایس ایس آر دفعہ ۱۰)

اب دیکھو کہ جن اصولوں کو پہلے پیش کیا جب ان پر عمل کرنے کا وقت آگیا تو ان کو بدل دیا۔ اس کی کیا وجہ تھی؟ صرف یہی کہ فطرت کا تقاضا یہی تھا۔ اور اس کے بغیر بے شمار مشکلات پیدا ہوتی تھیں پس ان سے ثابت ہوگیا کہ مارکس کے تمام اصول جو مساوات، ذاتی ملکیت کی منسوخی اور ترکہ کی مذمت کے تھے وہ ناقابل عمل تھے۔ اور بھی کئی ایسے موقف ہیں کہ عمل کے وقت روسیوں نے ان کو چھوڑ دیا تاحال اس بحث کو نہیں چھیڑتا ہوں۔

ذاتی ملکیتوں میں سے بڑی بڑی اور اہم ملکیتیں تین ہیں۔ زمینیں۔ کارخانے اور کانیں۔ ان تینوں چیزوں کا حق ملکیت اشتراکی نظام میں ریاست (یعنی سٹیٹ) کو ہے۔ کسی فرد کو نہیں۔ لیکن اسلام میں اس کے برعکس مندرجہ بالا چیزوں میں ایک حد تک انفرادی ملکیت کا حق بھی تسلیم کیا گیا ہے۔ جیسا کہ آگے کی مختصر سی تشریح سے معلوم ہوگا۔

زمینیں

کمیونزم نے زمین کے متعلق یہ نظریہ قائم کیا تھا کہ زمین سب کی سب ملک کی ہے اس لئے حکومت کی ہے اور جس طرح حکومت چاہے گی بوئے گی اور جس کو چاہے گی بونے کیلئے دے گی۔ لیکن چونکہ ہر زمین ہر چیز کے بونے کے لئے موزوں نہیں ہوتی اس لئے حکومت کو اختیار ہے کہ وہ جو چیز جس زمین میں بونا چاہے کاشتکار کو مجبور کرے کہ وہ وہی چیز بوئے اسی طرح تمام ہاتھ چونکہ ایک جیسے قابل اور ماہر نہیں ہوتے۔ اس لئے حکومت کاشتکاروں کو وہیں لے جاتی ہے جہاں کے لئے وہ موزوں ہوتے ہیں۔ ان باتوں سے سینکڑوں خرابیاں پیدا ہوجاتی ہیں ایک تو یہ کہ کاشتکار ایک مزدور بن کر رہ جاتا ہے۔ بلکہ ایک مشین کے پرزے کی طرح جو کچھ اس کو کہا جاتا ہے وہی چیز بوتا ہے۔ پھر اس کے علاوہ ہر جگہ ہر ضرورت کی چیز نہیں بوئی جاتی اور بعض علاقے ایسے رہ جاتے ہیں کہ وہاں قطعاً کوئی چیز نہیں بوئی جاتی سوائے ایک جنس کے۔ مثال کے طور پر علاقہ (الف) روئی کیلئے بہت موزوں ہے تو اس تمام علاقے میں روئی ہی روئی بوئی جائے گی۔ اور وہاں کے لئے اگر گندم کی ضرورت ہوگی تو وہ علاقہ ب میں سے لائی جائے گی۔ اور چاول و شکر وغیرہ علاقہ ن سے وعلیٰ ہذا اس طرح خواہ مخواہ نقل و حمل کا خرچہ پڑے گا۔ اور کبھی رسد پہنچنے میں ضیاع اور بندش کا خطرہ ہوگا۔ یہ خطرات محض وہمی نہیں بلکہ سوویٹ روس ان تمام خطرات اور مصائب سے دوچار ہوچکا ہے۔ اور ان مصیبتوں نے اسوقت تک پیچھا نہ چھوڑا جب تک روس نے ان تمام اصولوں کو پس پشت نہ پھینک دیا اور کئی ترمیمی اصلاحات ملک میں رائج نہ کیں۔ (باقی)

ضروری اعلان

قضاء کے ایک فیصلہ کی تعمیل کے سلسلہ میں چوہدری محمد سلیم صاحب ولد خیر الدین صاحب ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کی خدمت میں متعدد مرتبہ لکھا جاچکا ہے مگر وہ فیصلہ کی تعمیل تو درکنار نظارت کی چٹھیوں کا جواب تک نہیں دیتے۔ بذریعہ اعلان ہذا انہیں اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ فیصلہ قضاء کی تعمیل کردیں ورنہ بصورت دیگر ان کے متعلق یکطرفہ کارروائی کی جائیگی۔

ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ

ہوائی حملے سے بچاؤ کی تدبیر

آج کی دنیا مجبور ہے۔ اس کائنات کا جس نے ترقی کرتے کرتے اپنے آپ کو ان پابندیوں سے آزاد اور ان روکاوٹوں سے عہدہ برآ کر لیا ہے۔ جن کو بنی نوع انسان نے جنگی اصولوں کی صورت میں عالمگیر پیمانہ پر وضع کیا تھا۔ بیمار اور کمزور پر ہاتھ نہ اٹھانا۔ کسی بچے۔ بوڑھے اور عورت کے خون سے ہاتھ نہ رنگنا۔ کسی عبادت گاہ کو برباد نہ کرنا۔ اس میں داخل تھا۔ جنگیں کرتی تھیں۔ فوجیں قتل ہوتے تھے تو سپاہی شہری آبادی اس قتل و غارت کا شکار نہ بنتی تھی۔ قوموں کی قسمت کے فیصلے میدان جنگ میں ہوتے تھے مگر آج کے جنگی اصول اور آلات حرب نرالے ہیں۔ دو قوموں کے برسرپیکار ہونے کی صورت میں اس بات کی تمیز بیکار سمجھی جاتی ہے۔ کہ ایک قوم کے اس جزو کو جو کہ جنگ میں نہ تو شامل ہے اور نہ اس کی شمولیت متوقع ہے تاخت و تاراج کرنے سے پرہیز کیا جائے۔ دوسرے الفاظ میں جنگ صرف متحارب طاقتوں کے باقاعدہ سپاہیوں تک ہی محدود نہیں رہتی۔ بلکہ اس کی آگ میں ہر شہری زن و مرد بچہ بوڑھا بے دردی سے جھونک دیا جاتا ہے۔ آج ملک کے اندرونی حصہ میں کنج عافیت میں چھپا ہوا ایک شہری جس کو جنگ سے بالواسطہ یا بلاواسطہ دور کا تعلق بھی نہیں ہوتا۔ اتنا ہی خطرہ میں ہے۔ جتنا کہ میدان جنگ میں ایک سپاہی۔ اس زمانہ کی جنگ کا دیوتا اندھا ہے۔ غارت گری کے دوران میں نہ تو سرحدات کی حدود کا پابند رہتا ہے اور نہ ہی اپنے تاخت و تاراج کے دوران میں ایک امن پسند شہری یا جنگی سپاہی میں تمیز کر سکتا ہے۔ اس کے لئے سر بفلک عمارتیں۔ تاریخی مقامات کسی پیر بزرگ کے مزار یا عبادت گاہیں اور ان مقامات میں کوئی فرق نہیں۔ جو کہ جنگی نقطہ نگاہ سے اہم ہوں۔ اس کا کام برباد کرنا ہے تمیز کرنا نہیں۔

ان حالات کے پیش نظر انفرادی و اجتماعی زندگی کو جو بالفاظ دیگر قومی زندگی کا دوسرا نام ہیں۔ زندہ اور اس قومی متاع کو جو کہ مذہبی ورثہ یا کسی رنگ میں ہمیں ورثہ میں ملے ہیں۔ سلامت رکھنے کے لئے چند اقدامات ضروری ہیں۔ جو ان متوقع یا غیر متوقع خطرات کا مقابلہ کر سکیں۔ تاکہ موجودیت قوم ہمارا شیرازہ بکھیر نہ جا سکے۔

خدا کے فضل سے ہماری افواج کیل کانٹے سے لیس ہمارے ملک کی حفاظت کے لئے کافی ہیں۔ ان کے حوصلے بلند اور عزائم قابل تحسین ہیں۔ لیکن گذشتہ جنگوں کی تاریخ شاہد ہے۔ کہ کوئی فوجی طاقت دشمن کی ہوائی طاقت سے شہری آبادی کو نہیں بچا سکتی۔ جب تک کہ شہری آبادی خود بھی بچاؤ کی تنظیم نہ کرے گی۔ شہری دفاع دوسرا نام ہے ان انتظامات و اقدامات کا جو اپنے گھر محلہ، شہر اور اس طرح مجموعی طور پر اپنے ملک کو ہوائی تاخت سے بچانے کے لئے کئے جائیں۔ یہ تنظیم مبنی ہے اپنی امداد آپ کرنے کے اصول پر۔ اور اس پر عمل کرتے ہوئے ہم امداد کرتے ہیں۔ اپنی اس فوج کی جو کہ مملکت کے بچاؤ کے لئے برسرپیکار ہوتی ہے۔ اس تنظیم کے تحت میں جنگ دو لوگ کرتے ہیں۔ شہری بھی اور فوجی بھی۔ فرق یہ ہے کہ شہری جنگ لڑتا ہے۔ اپنے گھر کے محاذ پر اور فوج ملک کی سرحدات پر۔ مقصد دونوں کا ایک ہے۔ یعنی قومی سرمایہ یا آزادی کا تحفظ صرف طریقہ کار جداگانہ ہے۔

یہ امر تسلیم شدہ ہے۔ کہ کوئی جنگ جارحانہ ہو یا مدافعانہ محاذ خانہ پر لڑی جا رہی ہو۔ یا دشمن کے مورچوں پر اس وقت تک کامیابی سے لڑی نہیں جا سکتی جب تک کہ اس کی مکمل اور مفصل تیاری پہلے نہ کر لی گئی ہو۔ تیاری دوسرا نام ہے تنظیم و تربیت اور ضروری سامان سے لیس ہونے کا۔ اس قسم کی تیاریاں ہنگامی صورت حالات پیدا ہونے پر نہیں ہو سکتیں۔ بلکہ زمانہ امن میں ہوتی ہیں۔ [illegible] وقت اب ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ جنگ قریب ہے یا ہم کسی سے برسرپیکار ہونا چاہتے ہیں۔ بلکہ اس سے مراد [illegible] اپنی سلامتی کا برقرار رکھنا ہے۔ امن کی بہترین ضمانت طاقت کے دامن میں پوشیدہ رہتی ہے۔ یہی حقیقت ہے جو تاریخ عالم میں مندرج ہے۔ ہنگامی صورت حالات میں شہری آبادی کو زیادہ تر ہوائی حملوں اور ان سے پیدا شدہ [illegible] سے زیادہ خطرہ ہوتا ہے۔ اس خیال کے پیش نظر گذشتہ جنگی تجربات کی روشنی میں چند ہدایات جو ایک شہری کو اس سلسلہ میں مفید ہو سکتی ہیں بیان کی گئی ہیں۔ در حقیقت ہر [illegible] قصبہ کی نوعیت ایک دوسرے سے مختلف ہوگا۔ اس لئے یہ مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ کہ ایک [illegible] کے متعلق واضح اور مفصل ہدایات دی جا سکیں۔ اس لئے ہدایات اصولوں کی صورت میں پیش کی جا سکتی ہیں۔ تاکہ ان کو ہر مقام کے مطابق اور ہر حالت کے موافق استعمال کیا جا سکے۔

تیاری و تربیت

دو لفظی صورت میں "تیاری و تربیت" وہ بنیادی اصول ہے۔ جس پر شہری دفاع کا انحصار ہے۔ تیاری دوسرا نام ہے۔ ہنگامی صورت حالات سے عہدہ برآ ہونے کا۔ لیکن یہ اس وقت ممکن ہوگا۔ اگر اس کی مناسب تربیت لی جائے۔ اور اس تربیت کی بنا پر وہ اقدام کئے جائیں۔ جو ایسے حالات کے پیش ہونے کی صورت میں معاون ثابت ہوں۔ تربیت علاوہ علم ہونے کے اعتماد پیدا کرتی ہے۔ علم اور خود اعتمادی یکجا ہو کر ایک ناقابل تسخیر طاقت بن جاتی ہے۔ شہری دفاع کے سلسلہ میں اس اصول کو مد نظر رکھتے ہوئے تربیت کا خاص انتظام کیا گیا ہے۔ حکومت کی طرف سے تحصیلدار، انسٹرکٹر، تحصیلدار آفیسر ہر اس شہر میں جہاں اس تنظیم کی بنیاد رکھی گئی ہے تعینات کئے گئے ہیں۔ ان کا کام تربیت دینا۔ اور شہری آبادی کی دفاعی تیاریوں میں مدد کرنا ہے۔ ان کی خدمات کا فائدہ اٹھائیں۔ اور علاوہ تربیت کے ان سے ہر قسم کا مشورہ بھی لیں۔ جو اس سلسلہ میں درکار ہو۔

حکومت نے لاہور میں مرکزی صورت میں ایک ایسی تربیت گاہ بھی کھول رکھی ہے۔ جہاں ہر ماہ لوگ مختلف شہروں سے آکر تربیت حاصل کرتے ہیں۔ اور اپنے شہر واپس جا کر یہی تربیت دوسروں کو دیتے ہیں۔ آپ کی یا تربیت شہری دفاع کی تیاری میں پہلا قدم ہوگا۔

دفاعی اصول و ہدایات

۱۔ ہوائی حملہ سے پہلے۔
۲۔ ہوائی حملے کے دوران میں۔
۳۔ ہوائی حملہ کے بعد۔

ہوائی حملہ سے پہلے

حفاظتی کمرہ۔ ملک کے ہر فرد کی زندگی ایک قومی امانت ہے۔ اور اس کی انفرادی طور پر سلامتی مجموعی طور پر ..... ملک کی سلامتی کے مترادف ہوتی ہے۔ اس اصول کے پیش نظر کسی فرد یا افراد کا بچانا ملک کی خدمت کرنا ہے۔ ہوائی حملہ کے دوران میں جان بچانے کی بہترین جگہ پناہ گاہ ہوتی ہے۔ اگر سب لوگ مناسب طریقہ سے پہلے کی تجویز کردہ پناہ گاہ میں پناہ لے لیں تو اتلاف جان بہت کم ہوگا۔

ہر اہل خانہ اپنے گھر میں پناہ گاہ بنا سکتا ہے۔ مکان کا وہ کمرہ جس کی چھت اور اطراف کی دیواریں مضبوط ہوں۔ اور نچلی منزل میں ہو۔ جس کے کم از کم دو دروازے ہوں۔ اور فراخی کے لحاظ سے گھر کے افراد کے لئے کافی ہو۔ تجویز کریں۔ اس امر کا خیال رکھنا لازمی ہے۔ کہ اس کمرہ میں دروازوں کھڑکیوں اور روشندانوں میں شیشے زیادہ نہ لگے ہوں۔ اگر ان کا اتارنا مشکل ہو۔ تو ان پر باریک کپڑے کو چاروں طرف سے اس طرح پیوست کریں۔ کہ کپڑا ایک طرف سے لکڑی کو پکڑتا ہے۔ اور دوسری طرف شیشہ پر چپا ہوا ہو۔ تاکہ شیشہ کے ٹوٹنے کی صورت میں وہ دور تک نہ جا سکے۔ اس کے علاوہ موٹے کپڑے کے پردے شیشوں پر لٹکا دیں۔ کہ اگر شیشے ٹوٹ کر اڑیں۔ تو وہ کپڑے کے پردے میں الجھ کر رہ جائیں۔ اور کوئی زخمی نہ ہو سکے۔ اگر کچھ اور میسر نہ ہو۔ تو الماری یا لکڑی کا تختہ اس طرح شیشہ والی کھڑکی کے سامنے کھڑا کر دیں۔ کہ وہ ڈھک جائیں اگر شیشوں کو اتار کر ان کی جگہ لکڑی کی تختیاں نصب کر دی جاویں۔ تو بہت بہتر ہوگا۔ اور کسی مزید تدبیر کی ضرورت اس سلسلہ میں نہ رہے گی۔

حفاظتی کمرہ مکان میں ایسی جگہ ہونا چاہیئے۔ جس کے قریب نہ کوئلہ۔ لکڑی یا پٹرول یا اور آگ لگنے والا ذخیرہ ہو اور نہ اتنی نشیب والی جگہ واقع ہو کہ پانی کے نل پھٹ جانے کی صورت میں اندر پانی بھر جائے۔ تہ خانہ ایک بہترین پناہ گاہ بن سکتی ہے۔ بشرطیکہ مندرجہ بالا خطرات کو مد نظر رکھ کر انتظامات کر لئے جائیں۔

حفاظتی ضروریات

ممکن ہے۔ کہ دشمن کا ہوائی حملہ ایک لمبے عرصہ کے لئے جاری رہے۔ اس امر کو مد نظر رکھتے ہوئے وہ تمام ضروری سامان فراہم کرنا چاہیئے۔ جو اس وقت کام آسکتا ہو۔ مثلاً

فرسٹ ایڈ بکس۔ سٹرپ پمپ۔ پانی کی کافی مقدار ریت۔ کدال۔ کلہاڑی اور ٹارچ وغیرہ

ایک تفریح طبع کا سامان۔ کتابیں۔ گراموفون اور بچوں کے کھلونے وغیرہ اسی قسم کی ضروری چیزیں۔

آرام کرنے کا سامان۔ کمبل۔ لحاف و دیگر سامان

کھانے پینے کا سامان۔ اشیائے خوردنی کے علاوہ خشک میوہ جات مفید ہو سکتے ہیں۔

رفع حاجت کا سامان

کمرہ میں روشنی کا سامان

اس سلسلہ میں مزید ہدایات علاقہ کے وارڈن یا اے آر پی کے دفتر سے حاصل کریں۔ اور خود اپنے لئے آپ سوچیں کہ وہ کونسی ضروریات ہوں گی۔ جن کا انتظام کرنا ضروری ہوگا۔

روشنی پر پابندیاں

دشمن عموماً رات کی تاریکی کا فائدہ اٹھاتا ہے۔ تاکہ وہ بغیر معلوم ہوئے شہر پر پہنچ کر اپنے ساتھ لائے ہوئے بموں کے بوجھ کو شہری آبادی پر انڈیل دے۔ اگر شہر میں روشنی ہے تو دشمن اس سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ روشنی کی ہر کرن دشمن کے بموں کے لئے دعوت کے مترادف ہوتی ہے۔ اس لئے ہر غیر ضروری روشنی کو فوراً گل کر دیا جائے تاکہ اس کی کوئی کرن غمازی نہ کر سکے۔ اس قسم کی تیاری کرنا دشمن کے حملہ سے کافی پہلے ضروری ہوتا ہے۔ اس کی مشق بھی اس لئے لازمی ہے کہ حملہ کے وقت جب کہ بلیک آؤٹ ہوگا۔ ہر شخص اپنے روزمرہ کے کام کو سرانجام دے سکے۔

مکان کی روشنی

اصولاً روشنی کی کوئی شعاع براہ راست کسی سطح پر اس طرح نہ پڑنی چاہیئے۔ جو کہ باہر یا اوپر سے نظر آسکے۔ بجلی کے بلب پر ایسا شیڈ لگا ہو جو اوپر سے بند ہو۔ اور نچلا سرا بلب کے نچلے حصہ سے [illegible] نو انچ نیچے ہو۔ شیڈ کو اس طرح نصب کریں کہ روشنی کا رخ زمین کی طرف ہو۔ اور اس کو مدھم

کرنے کے لئے رتیبڈ کے درمیان میں بلب کے نیچے کی جانب ایک گتے کا دو انچ ٹکڑا اس طرح لگا دیں کہ روشنی اس سے چھد کر یا رک کر نیچے پہنچے۔ موٹر کی روشنی ۱½ انچ چوڑی درز جو کہ بلب سے آدھ انچ نیچے ہو۔ چھوڑ کر سب بتی کو سیاہ کر دیں۔ اور ریفلیکٹر کو کاغذ سے ڈھانپ دیں۔ تاکہ روشنی کی افراط نہ ہو سکے۔ پیچھے کی سرخ بتی کو اس طرح ڈھانپ دیں۔ کہ روشنی کی ایک باریک دھار کے علاوہ کچھ نظر نہ آئے۔ اطراف کی لائٹ کو بالکل ڈھانپ دیا جاوے۔ سائیکل کی بتیاں بھی اسی اصول کے پیش نظر اسی طرح سیاہ کر دی جائیں۔ اور صرف اسی قدر روشنی چھوڑی جائے۔ جو کہ ایک معمولی لالٹین کی روشنی کے برابر ہو۔ جو چار فٹ کی دوری سے کی جائے۔ کوئی کرن براہِ راست زمین پر نہ پڑنے دی جائے۔

لالٹین و لیمپ کی روشنی کو بھی اسی طرح مدھم کیا جا سکتا ہے۔ کہ لیمپ یا لالٹین کا شیشہ اوپر سے بتی تک سیاہ کر دیا جائے۔

کمروں کی کھڑکیوں دروازوں اور روشندانوں پر موم کے پردے ڈال دینے چاہئیں۔ تاکہ روشنی کی کوئی کرن غلطی سے بھی باہر نہ نکلے۔ دروازے کے چھیدوں اور روزنوں کو بھی بند کر دیا جائے۔ یہ سب احتیاطی تدابیر کرنے کے بعد باہر جا کر جائزہ لیں۔ اور دیکھیں کہ آیا کوئی شعاع نظر تو نہیں آتی۔

(۳) اپنے علاقہ کے وارڈن سے واقفیت حاصل کریں۔ اس سے وقتاً فوقتاً دفاعی امور پر مشورہ لیتے رہیں۔

(۴) ہر تندرست مرد عورت کو چاہیئے۔ کہ وہ آگ لگانے والے بموں پر قابو پانے کے طریقے سیکھے۔

(۵) مکان کی چھت پر سے تمام کاٹ کباڑ مثلاً لکڑی کے خالی صندوق۔ پرانا فرنیچر۔ چٹائیاں گھاس پھوس۔ چکیں اور بانس وغیرہ دور کر دیں۔ کیونکہ آگ لگانے والے بموں کے گرنے کی صورت میں یہ چیزیں آگ کو بھڑکانے میں مدد دیں گی۔

(۶) اگر آپ مکان چھوڑ کر باہر جا رہے ہوں۔ تو اپنے وارڈن کو مطلع کر دیں۔ اور اس قسم کا انتظام کر جاویں۔ کہ اس گھر میں آگ لگنے کی صورت میں فوری تدارک ہو سکے۔

(۷) اپنے علاقہ کے وارڈن اور پولیس کے ساتھ پورا تعاون کریں۔

(۸) اپنے علاقہ کے نزدیکی ٹیلیفون کا نمبر معلوم کریں۔ اور آگ لگنے کی صورت میں اس کو اطلاع دینے کے لئے استعمال کریں۔

(۹) فسٹ ایڈ پوسٹ۔ فائر سٹیشن۔ پولیس سٹیشن اور محلہ کی آگ بجھانے والی پارٹیوں کا پورا پتہ معلوم کریں۔

(۱۰) حملے کے الارم سے واقفیت رکھیں۔ جب گھگھو سائرن یا پولیس کی سیٹیوں کی آواز زیر و بم یا غیر مسلسل طریقہ پر سنیں۔ تو جان لیں کہ حملہ ہوا چاہتا ہے اور اس کے لئے فوراً پناہ گاہ میں چلے جائیں۔ ہر قسم کے خطرات کے مقابلہ کے لئے تیار رہیں اور سمجھ لیں۔ کہ آپ کے تدبر آپ کی ہمت۔ حب الوطنی اور انسانیت کا امتحان ہے۔ جب کچھ عرصہ کے بعد آپ مسلسل طریقہ سے گھگھو یا سائرن کی آواز سنیں۔ جو کہ دو منٹ تک جاری رہے۔ تو یقین کر لیں کہ دشمن کا حملہ ختم ہو چکا ہے۔ آپ پناہ گاہ سے باہر آئیں۔ اور ہر وہ کام جو امدادی نوعیت کا ہو کرنے کے لئے تیار رہیں۔ اگر آپ کسی کی امداد کریں گے۔ تو کوئی اور بھی اسی قسم کے حالات میں آپ کی امداد کریگا۔

(۱۱) اپنے گھر جہاں کام کرتے ہوں۔ وہاں سے نزدیک ترین پناہ گاہوں کی جائے وقوعہ کا بھی علم رکھیں۔ (باقی)

برادرم انور علی صاحب رندھاوہ کہاں ہیں؟

میں جانتا ہوں کہ آپ لاہور میں ہیں۔ یہ کس قدر افسوسناک ہے۔ کہ بغیر کسی معقول وجہ کے آپ دیدہ و دانستہ چھپ رہے ہیں۔ ہم سب کے لئے بہتر ہوگا۔ کہ اپنے مستقبل کے لئے کسی قسم کا بھی قدم اٹھانے سے پیشتر آپس میں مشورہ کر لیں۔ اور اطلاع پاتے ہی تشریف لے آویں۔ گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔

اگر انور علی صاحب خود نہ پڑھیں۔ تو جو صاحب جانتے ہوں۔ ان کو مطلع کر دیں۔ عمر چھبیس سال۔ رنگ سانولہ۔ سر میں اکثر بال سفید ہیں۔ سامنے ماتھے پر ناک کی طرف ایک نمایاں لکیر سا نشان ہے۔

آپ کا بھائی اصغر علی رندھاوا ولد چودھری محمد شریف رندھاوا۔ تحصیل سمندری چک ۲۰۵

پنڈت نہرو نے وزیر اعظم پاکستان کی تجاویز پھر مسترد کردیں

کراچی ۵ اگست - پنڈت نہرو نے مسٹر لیاقت علی خاں کے تازہ ترین مراسلے کا جواب دیتے ہوئے پاکستان پر یہ الزام عائد کیا ہے کہ سب سے پہلے پاکستانی فوجوں نے نقل حرکت شروع کی تھی۔ بھارت کو ۲۸ جون کو معلوم ہوگیا تھا۔ کہ پاکستان ایک بریگیڈ کو داول کوٹ لانے والا ہے۔ جو پونچھ سے صرف ۱۵ میل دور ہے۔ اس نقل و حرکت کا مقصد اس کے سوا اور کیا ہو سکتا تھا کہ پونچھ کے لئے خطرہ پیدا کیا جائے۔ پاکستان میں جہاد کے نعرے لگائے جا رہے ہیں۔ وزیر اعظم پاکستان نے کشمیر کے بارے میں بارہا اپنے جارحانہ عزائم کا اعلان کیا ہے۔ ایسے حالات میں ہندوستان کے لئے اس کے سوا اور کوئی چارہ کار ہی نہ تھا کہ وہ اپنی فوجوں کو سرحدوں پر لے آئے جب تک وزیر اعظم پاکستان کی یہ دھمکیاں جاری رہیں گی۔ بھارتی فوجیں واپس نہیں بلائی جائیں گی۔ اگر پاکستان نے اپنے مقصد کے حصول کے لئے کشمیر پر حملہ کردیا۔ تو ہم اسے بھارت پر حملہ تصور کریں گے۔ اور ڈٹ کر مقابلہ کریں گے۔

بھارت کی فوجیں پاکستان کی سرحد سے کسی مقام پر بھی ۲۰ میل سے کم دور نہیں۔ لہذا یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ وہ معمولی سرحدی واقعہ کو پاکستان پر عام حملہ بولنے کا بہانہ بنالیں۔ آپ نے لکھا ہے کہ جہلم راولپنڈی بھارت کی سرحد سے بہت دور ہیں لیکن ان مقامات کی فوجیں سرحد کشمیر سے بالکل قریب ہیں۔ جس پر حملہ کرنے کے لئے آپ دھمکیاں دیتے رہے ہیں۔

ہندوستان مسلمانوں کی متروکہ جائیدادوں کو ضبط کرکے معاہدے کی خلاف ورزی کریگا

کراچی ۶ اگست - نئی دہلی سے اطلاع ملی ہے۔ کہ آج صبح دہلی میں ہندو اور سکھ تارکان وطن کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت کے فرائض وزیر امور بحالیات مسٹر اجیت پرشاد جین نے سرانجام دیئے اس کانفرنس میں فیصلہ کیا گیا کہ جو مسلمان ہندوستان سے ہجرت کرکے پاکستان چلے گئے ہیں۔ ان کی متروکہ جائیدادوں کا آخری فیصلہ کردیا جائے۔ تاکہ ہندو اور سکھ تارکان وطن اس سے پوری طرح استفادہ کرسکیں۔

کراچی کے سرکاری حلقے کہہ رہے ہیں کہ مسلمانوں کی متروکہ جائیدادوں کی قیمت مقرر کرنے کا فیصلہ بالکل ایک طرفہ ہے۔ اگر ہندوستان نے اس قسم کا کوئی فیصلہ کرلیا تو وہ نہ صرف بے اصولی کا مرتکب ہوگا۔ بلکہ اس معاہدے کی بھی خلاف ورزی کرے گا۔ جو اس سلسلے میں دونوں حکومتوں میں موجود ہے۔ کراچی کے سرکاری حلقوں نے اس سلسلہ میں جو بیانات دیئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہندوستان نے مسلم تارکان وطن کی متروکہ جائیدادوں کے بارے میں حکومت پاکستان سے کسی قسم کا صلاح مشورہ نہیں کیا۔ اگر حکومت ہند نے اس کانفرنس کے فیصلوں پر عمل شروع کردیا۔ اور مسلم تارکان وطن کی جائیدادیں ضبط کرلیں۔ تو اس کا یہ اقدام ۱۹۴۹ء کے معاہدے کی صریح خلاف ورزی کے مترادف ہوگا۔ یہ حلقے کہہ رہے ہیں ہندوستان سے آنے والے مہاجرین کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ اگر بھارت کے تمام علاقوں سے آنے والے مسلمانوں کی جائیدادوں کی صحیح قیمت کا اندازہ لگایا جائے تو وہ ہندوؤں اور سکھوں کی متروکہ جائیداد کی قیمت سے بہت زیادہ ہو جاتا ہے۔ اگر ہندوستان نے مسلم تارکان وطن کی جائیداد کو ضبط کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ تو حکومت پاکستان اس کی سخت مخالفت کرے گی۔

زبان کے لحاظ سے صوبوں کی تقسیم

نئی دہلی ۵ اگست - ہندوستان کی کسان مزدور پرجا پارٹی نے ایک قرارداد میں حکومت ہند سے مطالبہ کیا ہے کہ ہندوستان میں زبانوں کے لحاظ سے صوبوں کے قیام کی غرض سے اعلیٰ اختیارات کی کمیٹی قائم کرنی چاہیئے

اسلامی ممالک ہندوستان سے سفارتی اور تجارتی تعلقات منقطع کرلیں

قاہرہ ۱۵ اگست - مصر کی پانچ سرکردہ مذہبی اور سیاسی جماعتوں نے پاکستان کے خلاف ہندوستانی فوجوں کے اجتماع کے پیش نظر اسلامی ممالک سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ ہندوستان سے سفارتی تعلقات منقطع کرلئے جائیں۔

یہ مطالبہ ایک مشترکہ اعلان کی صورت میں اخوان المسلمین، شبان المسلمین، شباب محمد، نیشنل پارٹی اور الازہر کی طرف سے جاری کیا گیا ہے۔ اس اعلان میں کہا گیا ہے کہ ہم پاکستانی سرحدوں پر ہندوستانی فوجوں کے اجتماع کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور اسے نہ صرف پاکستان بلکہ تمام اسلامی دنیا کے لئے ایک خطرہ تصور کرتے ہیں۔

ہم ہندوستان کو اس کی خطرناک پالیسی سے متنبہ کرتے ہیں اور اس عزم کا اعلان کرتے ہیں کہ ہم پاکستان پر ہندوستان کے حملہ کو روکنے کے لئے اپنے تمام ذرائع کو استعمال کر گذریں گے۔ ہم اسلامی ممالک سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ ہندوستان کے ان جارحانہ عزائم کی مذمت کریں اور ہندوستان سے اپنے سفارتی نمائندوں کو واپس بلانے کے بعد اس سے تجارتی اور اقتصادی تعلقات منقطع کرلیں۔ اور اسے تیل کی سپلائی بند کردیں

جنگ بند کرانے کے امکانات ختم ہوگئے

ٹوکیو ۱۵ اگست - یو۔ این۔ او کے افسر کہہ رہے ہیں کہ کوریا میں جنگ بند کرنے کے امکانات بالکل ختم ہوچکے ہیں

برطانیہ میں مشرق وسطیٰ سے تیل کی درآمد

لنڈن ۶ اگست - تجارتی بورڈ نے ابھی جو اعداد شائع کئے ہیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ اس سال کے پہلے ۶ مہینوں میں برطانیہ سے ۱,۷۰,۳۸۵,۰۰۰ گیلن غیر صاف شدہ تیل درآمد کیا۔ جس کی قیمت ۶,۰۵,۰۰,۰۰۰ پاؤنڈ سے کچھ زیادہ تھی۔ گذشتہ سال اسی مدت کی درآمد کے مقابلہ میں یہ مقدار تقریباً ۶۰ کروڑ گیلن زیادہ اور رقم ۲۵۰ لاکھ پاؤنڈ زیادہ ہے۔ ۱۹۴۹ء کے نصف اول میں برطانیہ نے ۱۲۷۵,۰۰۰ ... پاؤنڈ کی قیمت کا ۷۱۶,۰۰۰,۰۰۰ گیلن غیر صاف شدہ تیل درآمد کیا تھا۔ اس سال کی درآمد کا بہت بڑا حصہ مشرق وسطیٰ سے آیا ہے۔ (استار)

امریکہ کا ٹینک شکن ٹینک

واشنگٹن ۶ اگست - امریکہ کے نئے قسم کے ٹینک پرجس نے کوریا میں روس کے بہترین ٹینکوں کو توڑ دیا ہے۔ ۱۵ لاکھ پاؤنڈ زیادہ رقم صرف کرنے دالا ہے۔ یہ پیٹن ٹینک کہلاتا ہے۔ اور میدان میں ایسے ایک ایک ٹینک نے سوویٹ کے بڑے بڑے ۱۸ ٹینک بیکار کردیئے ہیں۔ (استار)

عرب ترک فوجی معاہدہ قبل از وقت ہے

لیک سکسیس ۶ اگست - اقوام متحدہ میں ترک مندوب اعلیٰ سلیم سارپر نے عرب ترک مغربی معاہدہ کو یہاں بہت قبل از وقت سے تعبیر کیا ہے۔ لیکن شمالی اوقیانوسی معاہدہ میں شامل ہونے کے بعد ترکیہ اس علاقہ میں اہم کام کرسکے گا۔ (استار)

شاہ عبداللہ کے قتل کی تحقیقات

عمان ۶ اگست - اردن کی حفاظتی پولیس نے شاہ عبداللہ کے قتل کے بعد جن اشخاص کو شبہ پر گرفتار کیا تھا۔ ان میں سے اکثر رہا کردیئے گئے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی دوسروں پر الزامات کی فہرست تقریباً مکمل ہے جسے جلد ہی خاص قائم شدہ عدالت میں پیش کیا جانے والا ہے۔ شاہ کے قتل کی تحقیقات جاری ہے۔ ایک اور اطلاع کے مطابق شاہ عبداللہ کے قتل کے سلسلہ میں حال ہی میں اہم انکشافات ہوئے ہیں۔ (استار)

تیل بردار جہازوں کے آرڈر

لنڈن ۶ اگست - برطانوی جہاز ساز کارخانوں کو مزید ۱۷ تیل بردار جہازوں کے جو آرڈر دیئے جانے والے ہیں۔ ان سے اس سال برطانیہ میں تیل بردار جہازوں کے موصول ہونے والے آرڈروں کی مجموعی قیمت ۱۲ کروڑ پاؤنڈ ہوگئی ہے۔ یہ نئے آرڈر ۲ کروڑ پاؤنڈ کے ہیں جو دنیا کی ایک ممتاز تیل کمپنی نے دیا ہے۔ پانچ تیل بردار جہازوں کا وزن ۳۰,۰۰۰ ٹن سے زیادہ ہوگا۔ یہ جہاز ۱۹۵۶ء تک تیار کرکے بھیج دیئے جائیں گے۔ (استار)

سعودی عرب میں تیل کی تلاش

لنڈن ۶ اگست - اخبارات سعودی عرب کے وزیر خارجہ اور شاہ ابن سعود کے دوسرے لڑکے امیر فیصل کے ورود لنڈن کو بہت اہمیت دے رہے ہیں۔ امیر فیصل کل لنڈن کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ ملک کے ۱۵۰۰ میل طویل ساحل کی حفاظت کے لئے ایک مختصر تجربہ کے قیام کے متعلق وہ بات چیت کریں گے ممکن ہے کہ وہ یہ تجویز کریں کہ برطانیہ اس سلسلہ میں جو مدد کرے گا۔ اس کے معاوضہ میں عرب کے ایسے علاقوں میں تیل کی تلاش کی اجازت دیدی جائے جو اب تک کسی دوسرے ملک کو نہیں دیا گیا۔ (استار)